رجسٹرڈ ایں نمبر ۹۶۶

بشارت دی اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس منہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی۔

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر میر قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ - مورخہ یکم اگست ۱۹۱۸ء | نمبر ۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

۱۔ ڈلہوزی سے آنیوالی خبریں بتاتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت ترقی پر ہے۔ آپ روزانہ سیر فرماتے ہیں۔ ۲ ہر جولائی حضور کی گفتگو ایک شیعہ سے ہوئی۔ ایک ماہ تک واپس آنے کی

۲۔ میر قاسم علی صاحب نے خدا کے فضل سے اپنے مکان واقعہ دارالفضل کی کچھ توسیع فرمائی ہے۔ اور اب آپ بالاخانہ نبوا رہے ہیں۔

۳۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر ڈاک کے کام کے لئے ڈلہوزی پہنچ گئے ہیں۔ شیخ یعقوب علی صاحب دفتر سکرٹری صدر انجمن میں کام کرنے کے لئے واپس آگئے سید محمد اسحٰق صاحب سکرٹری شپ سے سبکدوش کئے گئے اور انکی جگہ فی الحال مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر کام کریں

انگلستان میں تبلیغ احمدیت

جناب مفتی محمد صادق صاحب ایم۔ آر۔ اے۔ ایس کی تازہ چٹھی

بیماروں کے لئے ٹرین

انگلستان کی مشہور ریلوے کمپنی گریٹ وسٹرن نام نے ملک فرانس میں بیماروں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے واسطے ایک نہایت آرام دہ ٹرین اعلیٰ پیمانہ پر طیار کر کے بھیجی ہے۔ یہ ٹرین فرانس بھیجنے کے قبل لنڈن اسٹیشن کے ایک پلیٹ فارم پر پبلک نمائش کے واسطے دو دن کھڑی کی گئی۔ اول درجہ کی گاڑیوں میں بھی آرام کے اسقدر سامان مہیا نہیں ہوتے۔ جو اس ٹرین میں کئے گئے ہیں۔ اس میں کل ۱۶ بوگی گاڑیاں ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح ملائی گئی ہیں کہ آدمی انجن سے چل کر گارڈ دین تک برابر چلتی گاڑی میں پھر سکتا ہے۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتا ہے۔ اسکے اندر باورچی خانہ۔ شفاخانہ بیماروں پر اپریشن کرنے کا کمرہ۔ بیٹھنے کا کمرہ۔ پانی کا ذخیرہ گاڑی کو سردی میں گرم رکھنے کا سامان گرمی میں سرد رکھنے کا سامان۔ پنکھے۔ بجلی کی روشنی ہر ایک ضروری سامان بہم پہونچایا گیا ہے۔ ٹرین کیا ہے۔ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جو اپنی تمام ضروریات کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ اسکی لمبائی ۹۶۰ فٹ۔ وزن ۴۴۲ ٹن ہے۔ اور اسکے طیار کرنے پر ساڑھے چار لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ جنگی ضروریات کے واسطے ایسے کئی ٹرین تیار ہوئے ہیں اور اسی سے جنگی اخراجات کی مقدار کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

قریباً ساڑھے چار سو بستر اس کے اندر ہے۔

سیر ونڈسر

ایک معزز لیڈی جسکے ساتھ ایک گرجا میں کچھ گفتگو کا موقعہ ہوا تھا۔ اور تب سے اس کی آمد و رفت اور خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اسلام کے بہت سے مسائل وہ سمجھ چکی ہے اور پسند کرتی ہے۔ آجکل قلعہ ونڈسر کے قریب رہتی ہے۔ ونڈسر وہ قلعہ ہے۔ جہاں شاہی خاندان اکثر مقیم رہتا ہے۔ اس لیڈی نے ہمیں کھانے پر مدعو کیا۔ تاکہ ہم وہاں جاکر قلعہ وغیرہ دیکھ سکیں۔ اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے ۱۶ مئی کو ہم دونوں بذریعہ ریل وہاں گئے۔ شہر اور قلعہ ارد گرد کا نظارہ دیکھا اور اس کے بعد وہ لیڈی ہمیں انگلستان کے مشہور درس گاہ ایٹن کالج میں لے گئی ہے۔ جو ونڈسر کے بہت قریب ہے۔ کالج کا کتب خانہ دیکھا۔ اور وہاں بعض طلباء کو کچھ رسالے دیئے گئے۔ جب ہم کالج کے گرجے کے اندر گئے۔ تو لڑکے دعا مانگ رہے تھے۔ ہمنے گرجا کے محافظ سے اجازت لیکر اسکے ایک کونے میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں ؛

سردی کا حملہ

تعجب ہے۔ کہ موسم سرما میں عموماً میری طبیعت اچھی رہی۔ لیکن لنڈن آنے پر پندرہ روز کے درمیان دو بار سردی کے سبب سے میں بیمار ہوا۔ دل گھٹنے لگا۔ اور کئی گھنٹوں کے بعد جاکر آرام ہوا جسکی وجہ ایک تو یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ لنڈن کی سردی میں نمی بہت ہے۔ جسکو انگریزی میں ڈیمپ کہتے ہیں دوسرا موسم بہت جلد بدلتا ہے۔ ابھی گرمی ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں سخت سردی ہو جاتی ہے۔ اسواسطے پورے طور پر احتیاط نہیں ہو سکتی ؛

ہوائی حملہ

دوسری دفعہ جب میری طبیعت سردی کے سبب سے خراب ہوئی۔ وہ ۱۹ مئی کی شام تھی۔ جبکہ میرا ایک لیکچر مقرر تھا۔ لیکچر کے بعد چند دوستوں کے ساتھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اسی میں قریباً دس بج گئے۔ اثنائے گفتگو میں خیال نہ رہا کہ کچھ اور گرم کپڑے پہن لئے جائیں۔ اچانک سردی محسوس ہونے لگی۔ جلدی سے لحاف اور کمبل اوڑھ کر بستر میں لیٹ گیا۔ ہنوز سردی کے اثر سے جل گھٹ رہا تھا۔ کہ اچانک آواز آئی۔ قاضی صاحب دوسری چھت پر سوئے تھے۔ اور میں پہلی چھت پر۔ وہ اوپر سے اترے۔ اور مجھے کہا کہ بہتر ہے۔ ہم تہ خانہ میں چلے جائیں۔ مگر میں نے سوچا کہ اسوقت بستر سے نکلنے سے اور بھی سردی لگنے کا خوف ہے۔ اسواسطے میں تو وہیں دعائیں کرتا ہوا پڑا رہا۔ اور قاضی صاحب اور ایک اور لیڈی اور اس کا لڑکا جو اسی مکان میں رہتے ہیں۔ اور خادمہ سب تہ خانے میں گئے۔ اور دس بجے سے رات کے ایک بجے تک وہاں رہے۔ ایسی حالت میں نیند تو کیا آ سکتی تھی۔ مگر دعاؤں کا خوب موقعہ ملا۔ اکثر احباب کے واسطے دعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرماوے اس دفعہ سب سے پہلے جو محب دعا میں یاد آئے۔ وہ بابو اکبر علی صاحب ہیں۔ یہ کوئی اختیاری بات نہیں اللہ تعالےٰ کی حکمت ہے۔ کبھی کوئی صاحب پہلے یاد آ جاتے ہیں۔ کبھی کوئی ؛

نکاح

مس فیل کے نومسلم ہونے کا قبل ازیں ذکر کر چکا ہوں۔ ان کا نکاح ایک نوجوان طالب علم بیرسٹری مسٹر موسیٰ احمدی کے ساتھ ایک سو پونڈ حق مہر پر عاجز نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے مس فیل احمدی نومسلم لیڈی ہے۔ جو عاجز کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی تھی ؛

تصدیق

مس آئرمنی ماڈلنگ جسکو چوہدری فتح محمد صاحب خوب جانتے ہیں۔ ایک عرصہ سے سلسلہ مذہبی گفتگو کا جاری ہے۔ گذشتہ ہفتہ کے دن اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کے خدا تعالےٰ کے نبی ہونے کی تحریری تصدیق کی۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ کسی دن داخل اسلام بھی ہو جائے گی۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ از لنڈن

۲۸ مئی ۱۹۱۸ء

غزل

ہر جگہ تو ہی تو ہے جدھر بھی نظر کروں
نظارے تیرے سینکڑوں شام و سحر کروں

شکوہ تمہارے جور و جفا کا اگر کروں
بتلاؤ کس کے آگے کروں میں کدھر کروں

نازوں کے پالے اشک ہیں ضائع کہیں نہ ہوں
آؤ نثار آپ پہ لخت جگر کروں

قدموں میں اپنے مجھ کو بلا لیں اگر حضور
جو عرض کرنا چاہوں وہ دل کھول کر کروں

تیر نظر لگاتے رہیں آپ شوق سے
ظاہر میں کیسے لذتِ زخم جگر کروں

اب کے جو قادیان میں جاؤں تو عرض حال
جاکر مزار مہدی موعود پر کروں

افسوس وہ تو بھول ہی بیٹھے غریب کو
جن دوستوں کو یاد میں آٹھوں پہر کروں

تم اختیار میں ہو موت اختیار میں
میں زندگی کروں بھی تو کیسے بسر کروں

افسوس میری عرض نہ پہونچی حضور تک
آہوں میں اپنی کس طرح پیدا اثر کروں

ہاں تو جو میرے غنچۂ دل کی کلی کھلائے
پھر جاں نثار تجھ پہ نسیم سحر کروں

تو نے تو آکے کھول دیں ساری حقیقتیں
کیوں جان صدقے تجھ پہ نہ اے نامہبر کروں

درماں طلب ہوں تاکہ تمہیں بھی خبر رہے
کچھ یہ نہیں کہ شکوۂ درد جگر کروں

مدت ہوئی کہ نامہ و پیغام تک نہیں
میں اپنے حال کی انہیں کیسے خبر کروں

یاروں نے بھی تو جور و جفا میں کمی نہ کی
افسوس کیا کروں اگر اغیار پر کروں

مہدی کی آرزو تھی۔ خدا نے ملا دیا
وہ دن بھی ہو کہ سوئے مدینہ سفر کروں

منظور آج کل کوئی قدر سخن نہیں
میں کس کی نذر جاکے یہ لعل و گہر کروں

منظور بھیروی شاہپوری از ساہیوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اخبار فاروق
قادیان دارالامان - یکم اگست ۱۹۱۸ سنہ ۶

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے

خدا کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود نے جو کچھ کئی سال پہلے فرمایا۔ وہ اب لفظ بہ لفظ پورا ہو رہا ہے۔ علاوہ اس جنگ کے جو چار سال سے ہو رہی ہے۔ اور بھی کئی ایسے ہولناک واقعات ہیں۔ جو رونما ہوئے ہیں ازانجملہ دو تو یہ ہیں :-

(۱)

آسام میں زلزلہ

۱- مال و جان کا نقصان

آسام کے زلزلہ متعلق جو مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ اس سے معتدبہ نقصان ہوا ہے۔ سلہٹ کا ایک پیام منظر ہے کہ دو عورتیں اور ایک بچہ ہلاک ہوا۔ سرکٹ ہاؤس تباہ ہو گیا۔ اور دیگر سرکاری اور پرائیویٹ مکانات کو بہت نقصان پہونچا۔ آسام بنگال ریلوے کی لائن بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی۔ اکھوڑا۔ تلورا۔ آسو گنج بہراب۔ ٹانکی اور سیمن سنگھ بہراب کے کی لائنیں رک گئیں۔ اور گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہیں انہیں سے ایک آدھ حصہ ۵ ار جولائی تک اور باقی حصے چند روز بعد تک آمد و رفت کے لئے کھلنے والے تھے۔ لائنوں کی مناسب مرمت کا کام جاری ہے، اکھوڑا کے اسٹیشن پر تمام عمارتیں اور کوارٹر گر گئے ریاست ٹپرہ میں مندر لکھشمی نرائن کے چار گنبد بھی سربسجود ہو گئے ہیں۔ راجہ کے محلات کو سخت نقصان پہونچا۔ جس کی وجہ سے ہز ہائینس فی الحال ایک عارضی مکان میں اقامت پذیر ہیں۔ ۱۱ ار جولائی کو تین اور ۱۲ ار جولائی کو زلزلہ کے دو مزید جھٹکے محسوس ہوئے۔

مزید اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ آسام اور ملحقہ اضلاع بنگال کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ ٹپرہ۔ چاٹگام اور سیمن سنگھ کے اضلاع میں ریلوے لائن۔ پلوں اور مکانات کو معتدبہ نقصان پہونچا ہے ریاست ٹپرہ کے دارالحکومت اگرتولا میں متعدد سرکاری مکانات اور دفاتر وغیرہ کو سخت صدمہ پہونچا۔ اور ان میں اقامت کر دینی پڑی۔ سیمن سنگھ کی سب ڈویژن کشور گنج میں متعدد سرکاری مکانات گر گئے۔

رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ دس لاشیں ملبہ کے نیچے سے نکالی گئیں کئی مقامات میں زمین کے شق ہو جانے سے درزیں پڑ گئیں جنمیں سے ریت اور پانی خارج ہوا بعض مشرقی اضلاع میں ہر روز زلزلہ سے خفیف جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں ؛

کلکتہ کے تازہ ترین برقی پیام آسام کی اطلاعات کے حوالے سے منظر ہیں کہ ۸ ار جولائی کے زلزلہ سے عالمگیر نقصان پہونچا ہے۔ جنوبی سلہٹ کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے کہ کالی گھاٹ کے نواح میں کوئی بنگلہ بھی گرنے سے نہیں بچا۔ مسٹر حمفرڈ ڈسٹرکٹ میڈیکل افسر کی بیوی اپنے بنگلہ کی دیواریں گرنے سے ہلاک ہو گئی۔ بعض باغات کو دوسروں سے زیادہ نقصان پہونچا۔ مگر کوئی بھی بالکل سلامت نہیں رہا۔ کھل چیرا کے ڈویژنل مرکز کو سب سے زیادہ نقصان پہونچا۔ کیونکہ وہاں ایک بھی ایسا مکان دکھائی نہیں دیتا۔ جو گرنے سے بچ رہا ہو۔ وہاں کے کارخانے کے منظر نہایت خطرناک ہیں۔ اور تینوں بنگلے جو نہایت شاندار تھے۔ زمین کے برابر ہو گئے۔ بلیرا کلب بھی مسمار ہو گیا ہے۔ ڈنٹن اور رلئے گھاٹ ڈویژنوں کے تمام پکے بنگلے۔

سلہٹ کا ایک اور پلانٹر رقمطراز ہے۔ کہ متعدد مقامات پر مکانات کو معتدبہ نقصان پہونچا ہے

۲- چاء کے باغات کو نقصان

بنگال کے حال کے زلزلہ کی جو خبریں جنوبی سلہٹ سے موصول ہوئی ہیں۔ ان سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ اس کا تباہی خیز اثر دیگر علاقوں کی نسبت آسام میں زیادہ محسوس ہوا۔ اگرچہ ذرائع آمد و رفت اب تک کامل طور پر بحال نہیں ہوا۔ مگر مولوی بازار دوادی دولائی اور کاچار کے بعض حصوں کی موصولہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ قریباً تمام بنگلے اور چاء کے گودام تباہ ہو گئے۔ ان میں سے ایک بنگلہ بہت پرانا تھا۔ اور ۱۸۹۷ء کے زلزلہ میں سے بچ کر نکل آیا تھا۔ جس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ سال کا زلزلہ زیادہ وسیع رقبہ میں نہیں آیا۔ مگر اس کا مقامی اثر بدرجہا زیادہ تباہی خیز ثابت ہوا ہے ؛

(۲)

ایک نئی وبا

۱- پراسرار وبا کراچی میں۔

کراچی کا ایک تار منظر ہے۔ کہ نام نہاد انفلوانزا کا مرض کراچی میں بھی پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ ۱۵ ار جولائی تک ۳۱۶ آدمی اس مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ جنمیں سے ۱۷۰ ایسے سپاہی ہیں جو حال میں بصرہ سے آئے تھے۔ اور جنگی ہسپتالوں میں صاحب فراش ہیں۔

میسرز رالی برادرز کے عملہ کے ستر آدمی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اور بارہ مریضوں کے خون کا امتحان کرنے سے پایا گیا ہے کہ یہ بخار اسی نوع کا ہے جو بمبئی میں نمودار ہوا تھا۔ جہاز ہیڈک سٹوارٹ پر ہفتے کے روز سے پچیس کیس ہو چکے ہیں۔

کلکتہ میں اس مرض کا ابھی تک برابر زور شور ہے اور ہائیکورٹ کا کاروبار بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا۔ ایک جورر کے فوراً بیمار پڑ جانے سے مسٹر جسٹس فلیچر اور ایک جوری کو اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ ۱۵ اس وبا کا اثر الہ آباد، رنگون میں بھی ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ کلکتہ میں پُراسرار وبا

کلکتہ کے تازہ ترین برقی پیغامات سے پایا جاتا ہے۔ کہ نئے پُراسرار مرض سے کلکتہ کا کوئی مکان بھی محفوظ نہیں رہا۔ تمام ہسپتال اور ڈسپنسریاں مریضوں کے علاج معالجہ اور خبرگیری میں مصروف ہیں عام کاروبار پر بہت بُرا اثر پڑا ہے۔ تجارتی کوٹھیاں بنک۔ سرکاری دفاتر۔ ریلوے کمپنیاں اور تار اور ڈاک کے محکمے ملازمین کی غیر حاضری سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے۔ جمعہ کے روز پولیس کی عدالت کو سب لوگ چھوڑ کر چلے گئے۔ مقدمات کی پیروی کے لئے بہت ہی کم لوگ عدالت میں حاضر ہوئے بار لائبریری قریباً بالکل خالی رہ گئی۔ چیف مجسٹریٹ کئی روز سے عدالت میں تشریف نہیں لاتے۔

۳۔ پُراسرار بخار

کچھ دنوں سے ہندوستان کے ان شہروں میں جو سمندر کے کنارے پر واقع ہیں۔ پُراسرار بخار کا بہت زور ہے۔ اور اس سے وہاں کی آبادی کا ایک بڑا حصہ متاثر ہوا ہے سرکاری اور غیر سرکاری دفتروں۔ کارخانوں۔ سکولوں اور بنکوں کے کاروبار میں بخار کی وجہ سے رکاوٹیں پیش آئیں۔ تمام شفاخانے مریضوں سے بھر گئے اور خلق خدا عام پریشانی میں نظر آنے لگی ؛

خدائے قادر و توانا ہمارے جملہ معاصرین کو ہر قسم کے آفات و حوادث سے محفوظ رکھے۔ (آفتاب)

(۳)

شدید قحط

پھر جنگ کی وجہ جو قحط پڑ رہا ہے۔ اس کے لئے حالات پیرو گراڈ مطالعہ فرمائیے ؛

اخبار ٹائمس کا نامہ نگار متعینہ پیٹروگراڈ نے اپنی ایک چھٹی مرسلہ آخر اپریل میں پیٹروگراڈ کی اس صورت حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ جو اس زمانہ میں وہاں موجود تھی وہ لکھتا ہے کہ "قحط نے پیٹروگراڈ میں ہولناک صورت اختیار کر لی ہے۔ بازاروں اور دکانوں میں اشیائے خوردنی مفقود ہیں۔ اشیائے خوردنی اور دوسری چیزوں کے میسر نہ آنے سے دو تہائی دکانیں بالکل بند کر دی گئی ہیں نہ آٹا ہے نہ شکر ہے۔ نہ آلو ہیں نہ مکھن ہے اور نہ دودھ ہے۔ گوشت کی بہت تھوڑی مقدار ملتی ہے۔ اور اس پر شدید نگرانی ہے ؛

حکام کی طرف سے جو راشن ملتا ہے اسکی مقدار بقائے زندگی کے لئے ناکافی ہے۔ مزید ضروریات زندگی کی بہم رسانی کسی دوست یا ملاقاتی کی معرفت ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ اسے کافی رقم دی جائے۔ راشن میں عام طور پر ناقابل ہضم نیم پختہ مٹیالے کی روٹی ہوتی ہے۔ جس کو آٹے کے ہم وزن پانی ملا کر (تاکہ وزن بڑھ جائے) پکایا جاتا ہے۔ اور یہ روٹی ½ پونڈ (ایک چھٹانک) روزانہ کے حساب سے دی جاتی ہے۔ اور بدنظمی اور مسلسل چوریوں کی وجہ سے کبھی کبھی یہ بھی میسر نہیں آتی۔ رشتہ دار اور متعلقین کھانے پینے کی چیزیں ایک دوسرے سے چھین جھپٹ کر کھا لینے میں کوئی تکلف نہیں ہوتا۔ سچ ہے کہ بھوک ضمیر (قوت ایمانی) نہیں رکھتی۔ اگر کوئی چیز پلیٹ میں دوسرے وقت کے استعمال کے لئے چھوڑ دی گئی۔ تو پیٹھ پھیرتے ہی وہ غائب ہوتی ہے۔ آخر کھانے پینے کی ہر چیز اب کنجی تالے میں رکھی جاتی ہے۔ ہماری خانگی کمیٹی جس کو ہم لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے حکام سے آٹا ملتا ہے۔ ۹ پونڈ یعنی ۳۲۴ پونڈ کے قریب ایک دفعہ شمار میں بھول گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم لوگوں کو دو روز تک بالکل بھوکا رہنا پڑا۔ بہرکیف اس وقت پیٹروگراڈ میں اشیائے خوردنی کو عجب اہمیت حاصل ہے۔ اور نوٹوں سے کہیں بڑھ کر وہ سکہ رائج الوقت کی حیثیت میں گھروں کے اندر اور گھروں کے باہر اگر کوئی موضوع سخن ہے۔ تو اشیائے خوردنی اور ان کے حصول تدابیر۔ کام کرنیوالوں کا آدھا دن اسی میں رائگاں ہو جاتا ہے۔ کہ کسی طرح بھر سکیں۔

دوسری چیزوں کی قیمت بھی نہایت گراں ہے۔ ایک بھنی ہوئی ران ۴۰ پونڈ سے ۶۰ پونڈ تک ملتی ہے مکھن ۴۲ شلنگ فی پونڈ ہے۔ پنیر ۳۶ شلنگ فی پونڈ۔ سپید آٹا ۲۰ شلنگ فی پونڈ۔ ایک انڈے کی قیمت ۳ پنس۔ گاجر ۵ پنس فی پونڈ۔ آلو ۲ پنس فی پونڈ۔

اے میرے معزز ہم وطنو! ان حالات پر غور کرو۔ خدا سے ڈرو۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ تا خدا کے بھڑکے ہوئے غضب سے امن میں رہو ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس بیل سے
چلے سب جاتے رہے اک حضرت نواب ہے

کیا ہم پیغامی لٹریچر نہیں پڑھتے؟

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو اسبات کی بہت شکایت ہے کہ ہم ان کا لٹریچر نہیں پڑھتے یا اس کے پڑھنے کی ممانعت ہے حالانکہ اس بات کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ اور ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے کہ ان کا لٹریچر بہت غور سے پڑھا جاتا ہے ایک تازہ مثال یہ خط ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امامنا وامام المسلمین مصلح موعود خلیفۃ المسیح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ہے۔ کہ کل سارا دن میں نے محمد حسین مرحوم عیسیٰ کی کتابیں حضور کی مخالفت میں پڑھیں۔ اور خدا کے فضل سے حضور کی صداقت اور بھی ثابت ہوئی۔ اور دل نے چاہا کہ حضور سے دین و دنیا کی مشکلات کے لئے دعا کراؤں۔ کیونکہ حضور ہی مصلح موعود ہیں اور مصلح موعود کی شان خدا کی وحی میں نہایت ہی اعلیٰ اور ارفع بیان ہوئی ہے۔ پس نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے دعا کریں۔ عاجز محمد سلطان ضلع ملتان

اس خط کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دوست بعض اوقات سارا سارا دن پیغامی لٹریچر کے مطالعہ میں لگا دیتے ہیں۔ مگر یہ تو خدا کا فعل ہے کہ اس کا اثر الٹا ہوتا ہے۔ اور پڑھنے والا پہلے سے بھی زیادہ حضرت محمود کی عقیدت میں بڑھتا ہے یہ کسی کے اختیار کی بات نہیں۔ اگر اسپر مولوی محمد علی صاحب یا حکیم محمد حسین مرحوم عیسیٰ کو غصہ آتا ہو تو اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ فلیمدد بسبب الی السماء فلیقطع (سورہ ۲۲ رکوع ۱۷ آیت ۱۵) (باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ

بحکم حضرت خلیفۃ المسیح

برادران! السلام علیکم۔ دل میں تو بہت کچھ ہے۔ جو آپ لوگوں کو سنانا چاہتا ہوں۔ مگر ابھی وقت نہیں آیا! اور ابھی میری صحت جو الحمد للہ کہ روز بروز ترقی کر رہی ہے اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتی۔ مگر ایک بات جس کا فوراً آپ لوگوں تک پہنچانا ضروری ہے۔ اسوقت کہنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے۔ وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے ہمارے حالات بھی اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہوئے ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی آگے قدم بڑھانے کا موقعہ ہے۔ اور اس کو خدانخواستہ اگر نقصان پہونچے۔ تو اس صدمہ سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اسلئے شریعت اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کے ماتحت اور خود اپنے فوائد کی حفاظت کے لئے اسوقت جبکہ جنگ و جدال کی گرم بازاری ہے۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر ممکن طریق سے گورنمنٹ کی مدد کرے۔ اور چونکہ ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کس کس طریق سے گورنمنٹ کی مدد کر سکتا ہے۔ اور فطرت انسانی کے مطابق انسان کو بار بار یاد دلانے کی بھی ضرورت ہے۔ اسلئے اس کام کو بہ احسن انجام تک پہنچانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے جسکے گیارہ ممبر قادیان میں ہونگے۔ اور ان کے مددگار کے طور پر ہر ضلع اور ہر صوبہ میں ایک ایک ممبر مقرر کیا جائیگا۔ جو اپنے مددگار اپنے علاقہ میں ہر ایک جگہ پر جہاں احمدیہ جماعت ہو۔ مقرر کریگا۔ اس کمیٹی کا کام یہ ہو گا:۔

(۱) احمدی جماعت میں خصوصاً اور دوسرے لوگوں میں عموماً بھرتی کی تحریک کرنا

(۲) مالی طور پر گورنمنٹ کی مدد کرنیکی تحریک احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کرنا۔

(۳) احمدیوں کو جو تکالیف فوج میں ہوں۔ اُنکے دور کرنے کی کوشش کرنا۔

(۴) پچھلی خدمات جو احمدیوں نے کی ہیں۔ انکی فہرست تیار کرنا اور آئندہ ساتھ ساتھ تیار کرتے رہنا ؛

یہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ ہر ایک خدمت جو کوئی شخص کرے۔ اس سے اس ضلع کے حکام اور پنجاب گورنمنٹ کو باقاعدہ ماہواری طور پر مطلع کیا جاتا رہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری تمام جماعت اس کام میں اس کمیٹی کی مدد کریگی ؛

اس کمیٹی کا نام "انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" ہو گا۔

خاکسار مرزا محمود احمد دہلوری

۲۳ جولائی ۱۹۱۸ء

انجمن قائم ہوگئی

حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق مذکورہ بالا اغراض کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ قائم ہوگئی۔ اسکے گیارہ ممبر ہیں۔ جنہیں حضرت مرزا البشیر احمد صاحب۔ ماسٹر عبد المغنی صاحب۔ مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اور اخبار فاروق۔ نور۔ الفضل۔ تشحیذ والمذاکرہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹرز شامل ہیں۔ اس انجمن کے سکرٹری صاحب بیرونی احباب سے خط و کتابت کرینگے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ تمام احباب اس میں خاص دلچسپی لینگے اور جہاں تک جلد ممکن ہو سکے۔ پچھلی خدمات کا ریکارڈ مہیا کرنے میں پوری امداد دینگے۔ اور آئندہ کے لئے حسب ہدایت جنگ کے تمام کاز میں پورے پورے معاون ہو کر اپنا ملکی اور مذہبی فرض ادا کرینگے۔

اسمیں کچھ شک نہیں کہ ہماری جماعت نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق گورنمنٹ کی امداد میں بہت کچھ حصہ لیا ہے۔ لیکن ابھی ہمارا فرض ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اسکے لئے باقاعدہ ایک نظام کے اندر ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ پس اس انجمن کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو تحریکات ہوں۔ ان کو لبیک کہنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اور آپ سب صاحبان کو توفیق دے کہ وہ بیش از بیش کوشش کر سکیں۔ اور دنیا و آخرۃ میں سرخرو ہوں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیعہ عیسائیوں کے قدم پر

عیسائی نہیں مانتے کہ تمام مذاہب غیر کے اعمال صالحہ قیامت کے روز ان کو دے جائینگے۔ لیکن مذہب شیعہ مانتا ہے کہ اہلسنت کے تمام اعمال صالحہ انکو دئے جائینگے۔ اور ان کے تمام اعمال قبیحہ سنیوں کو دئے جائینگے۔

یہ عقیدہ نصوص صریحہ قرآنیہ کے خلاف ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ لا تزر وازرۃ وزر اخری۔ (النجم پارہ ۲۷) کوئی ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ہر ایک اپنا ہی بوجھ اٹھائے گا۔ پھر سورہ عنکبوت میں خدا تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے۔ قال الذین کفروا للذین امنوا اتبعوا سبیلنا ولنحمل خطیٰکم۔ یعنے کافروں نے مومنوں سے کہا کہ ہم تمہارے گناہوں اور غلطیوں کو اٹھا لینگے ہیں۔ تم ہمارے مذہب کے پیرو ہو جاؤ۔ لیکن خدا تعالےٰ نے مومنوں کی طرف سے جواب دیا ہے وما ھم بحاملین من خطیٰھم من شیٔ انھم لکٰذبون۔ یعنے وہ جھوٹ بولتے اور نہایت سخت کاذب ہیں۔ وہ ان کی خطاؤں کو ایک ذرہ بھر بھی نہیں اٹھا سکتے بلکہ ہر ایک اسیقدر اٹھائے گا۔ جتنا کہ اس نے کمایا ہے۔ پھر سورہ نساء میں فرمایا کہ ومن یکسب اثما فانما یکسبہ علےٰ نفسہ وکان اللہ علیما حکیما۔ یعنے جو شخص گناہ کماتا ہے۔ وہ اپنے لئے ہی کماتا ہے۔ یہ نہیں کہ گناہ وہ کرے۔ اور سزا کسی دوسرے کو ملے بلکہ جو کچھ جس نے کمایا۔ اسی کو ملیگا۔ ایک ذرہ بھی دوسرے کو نہیں ملیگا ؛

پھر سورہ بقرۃ پارہ اول آیت ۱۳۵ میں ارشاد ہے تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔ دیکھئے خدا تعالےٰ نے کس صفائی اور صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ تم دوسروں کے اعمال کے متعلق نہیں پوچھے جاؤ گے۔ بلکہ تمہیں صرف اپنے اعمال کی ہی جواب دہی کرنی پڑیگی۔ پس نصوص قرآنیہ تو اسپر دلالت کرتے ہیں کہ ہر ایک اپنے عملوں سے نجات کا مستحق ہوگا۔ لیکن مذہب شیعہ مانتا ہے کہ نہیں ہم دوسروں کے اعمال حسنہ لیکر کامیاب ہو جائینگے۔ گویا کہ ان کی کامیابی کی کلید یہ ہے کہ وہ چپ چاپ دنیا میں مذہب کی قیود سے الگ پڑے رہیں۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ حضرت علی کو مان لیں۔ پس پھر وہ دیگر لوگوں کے اعمال حسنہ لیکر سیدھے بہشت میں جا داخل ہونگے۔ کیا یہ خدا کے ملنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بحار الانوار باب الشفاعۃ کی عبارت سے تو یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ اگر کسی شیعہ نے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی نیکی نہ کی ہو۔ اور دوسری طرف اس سے گناہ پہاڑوں کی طرح ہوں۔ تب بھی اس کا گناہ معاف ہوگا۔ فرشتے کہینگے ماتنے عظیم الشان گناہوں کے مقابل میں تیرے پاس کیا رائی کے دانے کے مطابق بھی نیکی ہے۔ وہ کہیگا کہ نہیں جب میدان قیامت میں پکارا جائے گا۔ کہ اس کا گناہ کوئی اٹھاتا ہے۔ اسیوقت حضرت علی لبیک لبیک کہتے ہوئے آئینگے۔ اور ان کے گناہوں کا بوجھ خود اٹھا لینگے۔ کیا سچے مذہب کے یہی نشان ہیں۔ اور راحت ابدی حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ کیا یہ عقیدہ گناہوں اور معاصی کا دروازہ نہیں کھولتا۔ کیا اس کو ماننے والا کبھی خدا سے ڈر سکتا ہے۔ یا کبھی اسکے دل میں اسکے رسول کے ساتھ محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں وہ مذہب کی غرض کو ہرگز نہیں پا سکتا۔ بلکہ وہ اسکے نزدیک تک بھی نہیں گذر سکیگا۔ کیا یہ العجب ہے۔ کہ اعمال قبیحہ بھی کریں۔ اور الٹے ثواب اور جنت کے وارث بھی یہی ہوں۔ کیا خوب! خدا فرماتا ہے۔ ولنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین۔ کہ جن کو بھیجا گیا ان کو بھی اور جن کی طرف بھیجا گیا ان کو بھی دونوں کو پوچھینگے۔ اور دونوں کے کاموں کے متعلق پوچھینگے لیکن مذہب شیعہ کے نزدیک ان سے کوئی نہ پوچھے گا۔ اور سیدھے بہشت پر پہونچا دئے جائینگے۔ کیا خوب عقیدہ ہے۔

خلاصۃ المنہج جلد ۲ میں جو مرقوم ہے وہ یہاں درج کرتا ہوں تاکہ احباب اس کو ذرا زیادہ وسعت کی نظر سے دیکھ سکیں۔ سورہ فتح میں ماتقدم من ذنبك وما تاخر۔ ونیز عمر بن یزید روایت کردہ کہ معنی ایں آیت از ابی عبداللہ پرسیدم۔ فرمود کہ از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیچ گناہ صادر نشد وہرگز قصد گناہ نکرد۔ ولیکن خدائے تعالیٰ ذنوب شیعان علی بر وے تحمیل کرد۔ وبعد ازاں بیامرزید انرا برائے خاطر وے۔ پس معنی ایں کہ فتح مکہ بسبب ایں باشد کہ بیامرزید گناہان شیعان علی بن ابی طالب را کہ مشابہ نفس تست۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ عمر بن یزید سے پوچھا کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے جواب دیا کہ نبی کریم نے تو کوئی گناہ نہیں کیا۔ لیکن شیعوں کے گناہ ان پر لاد دئے گئے۔ پھر ان کو بخشا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ فتح ہوا۔ کیونکہ شیعہ میرے نفس کے مشابہ ہیں ؛

مجمع البیان جلد ۲ میں لکھا ہے۔ عن الصادق سالہ رجل عن ھذہ الآیۃ۔ فقال واللہ ما کان لہ ذنب ولکن اللہ سبحانہ ضمن ان یغفر ذنوب شیعۃ علیؑ ما تقدم من ذنبھم وما تاخر۔ وروی عمر بن یزید۔ قال قلت لابی عبد اللہ عن قول اللہ سبحانہ لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال ما کان لہ ذنب ولا ھم بذنب ولکن اللہ حملہ ذنوب شیعتہ ثم غفرلہ

یعنے جعفر صادق اور عمر بن یزید سے پوچھا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ جواب دیا کہ نبی کریم نے تو کوئی گناہ نہیں کیا بلکہ شیعوں کے گناہ انپر حمل کئے گئے۔

عمدۃ البیان جلد ۲ رسول خدا نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور نہ کبھی گناہ کا قصد کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب کے شیعوں کے گناہ رسول خدا پر بار کر کے ان کو بخشا۔ قمی اور مجمع اور تفسیر صافی میں بھی ایسا ہی منقول ہے۔ کیا یہ حوالجات دلالت نہیں کرتے۔ کہ شیعہ مذہب والے عیسائیوں کے قدم بقدم چلے ہیں۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے مذہب کے بالکل برخلاف ہے۔

شیخ غلام غوث اسلم قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفین کے اعتراضوں کے جواب

خاکسار کو گذشتہ ہفتہ میں موضع ہمزہ ضلع امرتسر میں جلسے کا اتفاق ہوا۔ مخالفین نے بعض اعتراضات کئے جن کا جواب ذیل میں درج کرتا ہوں :-

سوال - مرزا صاحب کو مان کر آپ نے کیا امتیاز حاصل کیا۔ اور آپ کو کیا فائدہ ہوا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ ہم سے بڑھ کر آپ میں کوئی بات نہیں پائی جاتی ؛

جواب - آپ میں اور ہم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ اصول ایمان میں سے یہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لایا جاوے۔ اگر ایک کا بھی انکار کیا جائے۔ تو اس سے سب کا انکار لازم آجاتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کذبت قوم نوح ن المرسلین کہ نوح کی قوم نے رسولوں کا انکار کیا۔ حالانکہ ان کی طرف تو صرف نوح ہی مبعوث ہو کر آئے تھے۔ پھر دیکھو یہودی تمام رسولوں کو مانتے تھے۔ لیکن حضرت عیسےٰ کے انکار سے وہ کافر ٹھہرے۔ پھر عیسائی حضرت عیسیٰ و دیگر رسولوں کو بھی مانتے تھے۔ لیکن حضرت نبی کریم کے انکار سے وہ کافر ہوئے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دعوے کرنا ایک آسان امر ہے۔ لیکن دعویٰ کو بپایۂ ثبوت پہنچانا کارے دارد والی بات ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ کہ کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے۔ کہ ان کے اتنے کہنے پر کہ وہ ایمان لے آئے۔ ان کو چھوڑ دیا جائیگا۔ اور امتحان سے انکے دعوی کو پرکھا نہ جائے گا۔ یہودیوں کا دعوے مسیح کی بعثت کے ساتھ پرکھا گیا۔ اور عیسائیوں کا دعویٰ آنحضرت صلعم کی بعثت کے ساتھ پرکھا گیا۔ اور منکرین پر ثابت کیا گیا کہ وہ اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ اگر واقعی ان کا گذشتہ انبیاء پر ایمان ہوتا۔ تو اپنے وقت کے نبی پر ایمان لاتے مگر ان کا ایمان نہ لانا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ وہ اگر موسیٰ و عیسےٰ کا زمانہ بھی پاتے۔ تو ان پر ایمان نہ لاتے سو جودہ زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کا بھی صرف دعویٰ ہی دعوی رہ گیا۔ اور کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہو گئے کہ زبان سے تو ان کا یہ اقرار تھا کہ وہ تمام رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً ان کا کسی نبی پر بھی ایمان نہ تھا۔ باپ دادا سے سنا کہ فلاں فلاں خدا کے نبی تھے۔ رسمی طور پر ان کو مانتے رہے۔ خدا تعالیٰ نے سنت قدیمہ کے مطابق سچے اور جھوٹے مدعیوں میں امتیاز قائم کرنے کے لیے اس زمانہ میں بھی ایک رسول کو مبعوث فرمایا۔ جو لوگ کہ اپنے دعوی میں سچے تھے۔ اور حقیقتاً ان کا گذشتہ تمام انبیاء پر ایمان تھا۔ انھوں نے تو اس رسول کو بھی مان لیا۔ اور اپنے دعوے کو بپایہ ثبوت پہنچا دیا۔ دوسرے لوگ اس امتحان میں ناکام نکلے۔ اسلئے ان کا رسمی ایمان خدا تعالیٰ کی درگاہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ پس احمدی ہی کہہ سکتے ہیں کہ ہم تمام انبیاء پر ایمان لائے۔ اور یہی احمدی اور غیر احمدی میں ایک بڑا بھاری فرق ہے ؛

سوال - آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اسپر ایمان لانا چہ معنی دارد۔

جواب - کیا آپ ایک نبی کے آنے کے منتظر نہیں اگر آپ کہیں کہ وہ تو مسیح ناصری ہیں۔ جن کو پہلے نبوت مل چکی ہے۔ تو میں ان کی وفات تو قرآن اور حدیث سے ثابت کر چکا ہوں۔ اس لئے آپ کو ماننا پڑے گا۔ کہ آنے والا کوئی اور نبی ہی چاہیئے۔ وہ ایک ہی ہو ؛

سوال - آپ لوگ ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اگر آپ پڑھیں۔ تو ہم بھی پڑھنے کے لئے تیار ہیں۔

جواب - امام ایک وکیل ہوتا ہے۔ جو مقتدیوں کی طرف سے خدا تعالےٰ کے حضور درخواستیں پیش کرتا ہے۔ اور ہم اس کو اپنا امام اسی لئے بناتے ہیں کہ ہم اس کو نیک اور خدا رسیدہ جانتے ہیں۔ خداوند کریم فرماتے ہیں۔ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ کہ جو اپنے وقت کے امام کو نہیں پہچانتا۔ وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ جبکہ حضرت نبی کریم کا اس چودھویں صدی کے امام کے منکرین کے حق میں یہ فتویٰ ہے۔ تو ہم ایسے شخص کو اپنا وکیل کس طرح بنا سکتے ہیں۔ پھر اگر آپ انصاف کریں۔ تو ہمیں یہ حق پہونچتا ہے۔ کہ آپ لوگوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ لیکن آپ کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ آپ ہمارے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کریں۔ کیونکہ ہم تو ان تمام نبیوں و ولیوں کو مانتے ہیں۔ جن کو تم مانتے ہو۔ لیکن اس چودھویں صدی کے امام کو آپ نے نہ مانا۔ اور ہم نے مان لیا۔ اسلئے ہم آپ سے بڑھے ہوئے ہیں۔ پس جو نیکی میں بڑھا ہوا ہو وہی امامت کا حقدار ہے ؛

سوال - کنز العمال میں ایک حدیث آتی ہے۔ کہ حضرت عائشہ نے آنحضرت سے فرمایا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ میں آپ کے بعد ایک عرصہ زندہ رہونگی۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میری قبر آپ کے ساتھ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ میرے ساتھ ابوبکر عمر اور ابن مریم کی قبر ہوگی ؛

جواب - اگر مان لیا جائے کہ یہ حدیث کنز العمال میں ہے۔ تو کنز العمال میں ہی یہ حدیث ہے کہ حضرت عائشہ نے رؤیاء میں دیکھا۔ کہ میرے گھر میں تین چاند گرے ہیں۔ آنحضرت جب آپ کے گھر میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ لو ایک چاند تو آگیا۔ باقی دو رہ گئے۔ جو حضرت ابوبکر اور عمر کے مدفون ہونے سے پورے ہوئے۔ اگر ابن مریم کی چوتھی قبر بھی وہاں ہوتی۔ تو چار چاند آپ کو دکھلائے جاتے۔ اگر کہو کہ حضرت عیسےٰ نے ابھی وفات نہیں پائی۔ اس لئے چاند نہیں دکھلائے گئے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت نبی کریم اور ابوبکر اور عمر بھی اسوقت فوت نہیں ہوئے تھے۔ پھر صحیح بخاری میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے عند الموت حضرت عائشہؓ سے نبی کریم کے مقبرہ میں دفن ہونے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی۔ مگر میں عمر کو اپنے اوپر مقدم کرتی ہوں۔ اب اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اوّل۔ وہاں تین قبروں کی گنجائش ہے چوتھی کی نہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ دوسری جگہ دفن ہوئیں دوسری بات یہ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عائشہ کو اپنے مقبرہ میں دفن ہونے سے منع کر دیا تھا۔ تو پھر حضرت عائشہ مقبرہ میں اپنے لئے جگہ نہ رکھتیں جس سے آپ کی پیش کردہ حدیث کی صحت میں بڑا بھاری نقص ظاہر ہوتا ہے۔ حقیقت الامر یہی ہے کہ وہاں تین ہی قبروں کی گنجایش تھی۔ اور تین ہی قبریں ہوئیں۔ یہ غلط ہے۔ جو کہتے ہیں۔ وہاں چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے۔ اور ابن جوزی جسنے کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی پر فتویٰ کفر لگایا۔ اس کی حدیث سے بھی تین ہی قبروں کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ یدفن معی فی قبر واحد۔ کہ ابن مریم میرے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا جائیگا۔ پس اس لحاظ بھی تین ہی قبریں ہوئیں۔ اور اس حدیث کے متعلق الفضل میں مفصل مضمون نکل چکا ہے جو معترض صاحب کو دکھایا گیا۔

میاں حبیب اللہ صاحب امام مسجد جنہوں نے بیعت تو کی ہوئی تھی۔ لیکن اپنی کمزوری کی وجہ سے احمدیوں میں احمدی اور غیر احمدیوں میں غیر احمدی تھے۔ انہوں نے بڑی جرأت سے اعلان کیا کہ میں احمدی ہوں۔ پہلے وہاں مخالفت نہ تھی۔ اب وہاں مخالفین نے بہت شور مچا رکھا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس سے وہاں انشاء اللہ احمدیت کی اچھی خاصی ترقی ہو جائیگی۔

خاکسار (حافظ) جمال احمد۔ مبلغ ترقی اسلام

۲۶ جولائی ۱۹۱۸ء

علامات ظہور مہدی علیہ السلام

(۱) علم قرآن اٹھ جاوے گا ٭

(۲) شراب خوری کی کثرت ہوگی ٭

(۳) زنا کاری عام ہوگی ٭

(۴) ناجائز ولادت کی کثرت ہوگی ٭

(۵) جرائم کا ارتکاب ہوگا ٭

(۶) جھوٹی گواہی کثرت سے دی جاوے گی ٭

(۷) لوگ دین سے بے پرواہ اور دنیا میں محو ہونگے ٭

(۸) کثرت ارتداد ہوگا ٭

(۹) اسلام میں مختلف فرقے پیدا ہونگے ٭

(۱۰) عورتیں ایسا لباس پہنینگی کہ برہنہ نظر آئیں ٭

(۱۱) پہاڑ اڑائے جائینگے اور سڑکیں بنائی گئی ہیں

(۱۲) اونٹ بیکار ہو جاوینگے ٭

(۱۳) دریا خشک کئے جاوینگے ٭

(۱۴) نہروں کے نکالنے سے دریا خشک ہوگئے ٭

(۱۵) لوگوں میں میل جول بڑھے گا۔ وسائل سفر پیدا ہونگے

(۱۶) لڑکیوں کو قتل کرنے کی روک تھام ٭

(۱۷) کتابوں کا کثرت سے شایع ہونا ٭

(۱۸) ستاروں کا گرنا ٭

(۱۹) کانوں کو کھود کر زمین کے خزانے نکالے گئے ٭

(۲۰) عورتوں کا مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہونا

(۲۱) اسلامی ممالک میں فسق و فجور پھیلیگا ٭

(۲۲) مذاہب باطلہ کا رواج ہوگا ٭

(۲۳) جھوٹی باتیں بری بدعات اور امانتوں میں خیانت رواج پاویگی۔

(۲۴) فاجروں سے دوستی اور صالحوں سے دشمنی رواج پاویگی

(۲۵) مسلمان ایک دوسرے کو ایذا دینگے۔

(۲۶) شراب۔ جوا کی کثرت ہوگی۔

(۲۷) رشوت۔ سود۔ رہزنی اور قتل رواج پا جائیگا۔

(۲۸) بے رحمی اور بے حیائی بہت ہوگی۔

(۲۹) غیبت۔ عیب جوئی۔ جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت بکثرت ہوگی ٭

(۳۰) عورتوں کی نابعداری اور ماں باپ کی نافرمانی بہت ہوگی

(۳۱) لوگ حریص و غباز بیمانہ جو ہونگے ٭

(۳۲) مساجد کی تعمیر بہت ہوگی ٭

(۳۳) کاہن۔ نجومی اور رمال کو سچا سمجھا جاویگا ٭

(۳۴) زلزلے ہونگے۔ بجلیاں کڑکینگی ٭

(۳۵) زمین شق ہوگی۔ قحط پڑے گا مرگ مفاجات ہوگی

(۳۶) طاعون پڑے گی ٭

(۳۷) بارشیں بے وقت ہونگی

(۳۸) مسلمان ایک دوسرے لڑینگے اور باہم کافر کہینگے

(۳۹) حقیقی بھائیوں میں مخالفت دین ہوگی وغیرہ

وغیرہ

خزینہ فضل اکبر عین چشمہ حیات

یعنی

تریاقی گولیاں۔

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں ہمنے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور ایمانداری کے ساتھ اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ خلق اللہ حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کا وہ مجرب المجرب نسخہ کمال محنت سے طیار کیا گیا ہے جس سے کئی گھر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پیارے بچوں سے خالی تھے۔ وہ گھر جو اسقاط حمل کی بیماری یعنے اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دار البقا لے لیتی تھی۔ جنکے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے۔ یا مردہ پیدا ہوتے تھے۔ اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے۔ محض خدا کے فضل سے تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی اشخاص بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ناامید نہ ہوں۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اور تریاقی گولیوں کا استعمال کراؤ۔ اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کرو۔ اور موجد کے لئے دعا کریں۔ قیمت بلحاظ محنت اور فائدہ کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے تاکہ سب فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

تمام امراض چشم یعنے دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ کمکرے۔ ضعف بصر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپے ٭

المشتہر

نظام جان و عبدالرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور ایم قاسم علی پبلشر نے شایع کیا)